

زری پالیسی بیان پر پریس ریلیز - جنوری 2015ء

## اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ میں 100 پیس پوائنٹس کمی کر دی

اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے پالیسی ریٹ میں 100 پیس پوائنٹس کمی کرتے ہوئے اسے 9.5 فیصد سے 8.5 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جس پر 26 جنوری 2015ء سے عمل ہو گا۔ اس کا اعلان گورنر اسٹیٹ بینک جناب اشرف محمود وٹھرانے اگلے دو ماہ کے لیے زری پالیسی بیان جاری کرتے ہوئے آج ایس بی پی کے صدر دفتر کراچی میں ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ یہ فیصلہ گورنر کی صدارت میں آج اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اجلاس میں کیا گیا تھا۔

جناب وٹھرانے کہا کہ کچھ اہم معاشی اظہار نے نومبر 2014ء کے گذشتہ زری پالیسی فیصلے کے بعد سے مزید بہتر ہوئے ہیں۔ ”گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت اور اس کی توقعات مسلسل کمی کی راہ پر چل رہی ہیں۔ پچھلے دو ماہ نومبر اور دسمبر 2014ء میں تجارتی خسارہ کم ہوا ہے گوکہ مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی میں، مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی کی نسبت اس میں اضافہ ہو گیا ہے۔ مزید برآں، زرمبادلہ رقوم کی خاصی آمد سے زرمبادلہ کے ذخائر کو بڑھانے میں مدد ملی ہے۔“

گورنر کے مطابق مالیاتی خسارے کا اب تک قابو میں رہنا بھی حوصلہ افزا ہے اور حکومت کی ہم آہنگ و مربوط پالیسیوں کی ساکھ اور سرکاری ونجی رقوم کی آمد کے لیے اچھا شگون ہے۔ ان مثبت تبدیلیوں کی بنا پر رواں مالی سال کی پہلی ششماہی م 15ء کے بقیہ مہینوں کے لیے بہتر معاشی منظر نامے پر ختم ہوئی۔

جناب وٹھرانے مہنگائی میں کمی کو وسیع البینا قدر دیا کیونکہ غذائی اور غیر غذائی گرانی دونوں کم ہوئی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ غذائی گرانی کی رفتار میں سستی بنیادی طور پر رسد کے بہتر حالات کا نتیجہ ہے جبکہ غیر غذائی گرانی میں کمی کی توضیح کئی عوامل کے امتزاج سے ہوتی ہے جن میں تیل کی گرتی ہوئی بین الاقوامی قیمتیں نیز دیگر اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی، گذشتہ محتاط زری پالیسی موقف کا موثر اثر اور معتدل ہوتی ہوئی مجموعی طلب کے علاوہ مستحکم شرح مبادلہ شامل ہیں۔

انہوں نے حاضرین کو بتایا کہ اسٹیٹ بینک نے مالی سال 15ء کے لیے اوسط گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کا تخمینہ نظر ثانی کے بعد کم کرتے ہوئے 4.5 تا 5.5 فیصد کر دیا ہے، جو 8 فیصد کے سالانہ ہدف سے کافی نیچے ہے۔

تیل کی عالمی قیمتوں میں حالیہ کمی کا حوالہ دیتے ہوئے جناب وٹھرانے کہا کہ تجارتی توازن پر اپنے متوقع سازگار اثر کے ذریعے اس نے حالیہ مہینوں کے دوران بیرونی شعبے کا منظر نامہ بہتر بنانے میں کردار ادا کیا۔ نیز آئی ایم ایف کے ای ایف ایف کے تحت چوتھے اور پانچویں جائزے کی کامیاب تکمیل اور بین الاقوامی صکوک کے اجرا سے بھی ادائیگیوں کے توازن کی مجموعی کیفیت بہتر ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ”اس صورتحال نے بازار مبادلہ میں احساسات کو بہتر بنایا اور اسٹیٹ بینک کو ذخائر بڑھانے کی کوششوں میں مدد ملی۔“

آئی ایم ایف کا پروگرام جاری رہنے، اور نجکاری سے اور سرکاری رقوم کی متوقع آمد سے اسٹیٹ بینک کے خالص ذخائر مزید بڑھ جائیں گے۔ ”تاہم مجوزہ نجکاری آمدنی نہ آنے اور نجی رقوم کے فقدان کی صورت میں ادائیگیوں کی توازن کی پائیداری کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔“

گورنر وٹھرانے کہا کہ مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سودی ادائیگیوں میں خاصے اضافے کے باوجود مالیاتی خسارہ قابو میں رہا اور اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری طے شدہ اہداف سے نیچے رہی۔ چونکہ حکومت پی ایس ایز سے متعلق اخراجات کو قابو میں رکھنے میں کامیاب رہی اس لیے اس نے گذشتہ سال کی نسبت ترقیاتی اخراجات بڑھا دیے۔ تاہم پٹرولیم کی قیمتوں میں کمی اور بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی سست رفتاری کے باعث ایف بی آر کی محاصل کی وصولی کی نمو معتدل ہو گئی۔ آئندہ سلامتی سے متعلق خرچ بڑھنے کی وجہ سے مجموعی اخراجات بڑھ سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ، ایف بی آر کے محاصل میں متوقع کمی مالیاتی خسارے کے ہدف کا حصول دشوار بنا سکتی ہے۔

گورنر اسٹیٹ بینک کے مطابق مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران نجی شعبے کے قرضے کا استعمال پچھلے سال کی اسی مدت سے کم ہے۔ ”قرضے کی نمو میں یہ سستی طلب اور رسد دونوں کے مسائل سے منسوب کی جاسکتی ہے جیسے ستمبر 2014ء تک اہم صنعتوں کی کمزور کارپوریٹ نفع آوری، حکومتی قرض گیری کی اسٹیٹ بینک سے کمرشل بینکوں کو منتقلی جبکہ امانتوں میں نمو سست تر ہے، سلامتی کی دشوار صورتحال، اجناس کی گرتی ہوئی قیمتیں اور صنعت کے لیے توانائی/گیس کی مسلسل قلت۔ تاہم نومبر 2014ء میں پالیسی ریٹ کی کمی کے مؤثر اثر کے ساتھ قرضے کے استعمال کی رفتار میں تیزی آسکتی ہے۔“

اشرف محمود وٹھرانے حاضرین کو بتایا کہ پالیسی ریٹ کم کیے جانے کے باوجود مالی سال 15ء کی پوری پہلی ششماہی کے دوران بین ال بینک بازار میں تنگی رہی، دوسری سہ ماہی میں بازار مبادلہ پر دباؤ کافی کم ہو گیا تو حکومت نے قرض گیری اسٹیٹ بینک سے کمرشل بینکوں کی طرف منتقل کر دی۔ ”مہنگائی میں مسلسل کمی کی وجہ سے مالی سال کی دوسری سہ ماہی میں طویل مدتی تمسکات میں سرمایہ کاری کے لیے جدولی بینکوں کی طلب قائم رہی کیونکہ شرح سود میں مزید کمی کی توقعات بڑھ گئیں۔ آئندہ بیرونی رقوم کی متوقع آمد سے جدولی بینکوں سے میزانیہ قرض گیری کی ضرورت کم ہونے اور بازار زر میں سیالیت کے حالات بہتر ہونے کا امکان ہے۔“

\*\*\*